بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈیوٹی کے دوران نفلی روزہ رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نوکری کے دوران نفلی روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر نوکری کے دوران نفلی روزہ رکھنے سے کام میں کوئی کمی یا خلل واقع نہ ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں روزہ رکھ سکتے ہیں، البتہ! اگر کام میں خل یا کمی پیدا ہوتی ہو، تو ایسی صورت میں مستاجر (یعنی جس کے پاس کام کرتے ہوں، اس) کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے، ایسی صورت میں اس کی اجازت ہو، تو ہی رکھ سکتے ہیں۔

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ "السراج الوھاج" کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: "في السراج: إن كان صومه يضر بالمستأجر بنقص الخدمة فليس له أن يصوم تطوعا إلا بإذنه وإلا فله لأن حقه في المنفعة فإذا لم تنتقص لم يكن له منعه"

ترجمہ: السراج الوھاج میں ہے: اگر اجیر کا روزہ رکھنا، خدمت کی کمی کی وجہ سے مستاجر کو ضرر دے، تو وہ مستاجر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتا، اور اگر ایسا نہیں، تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے، کیونکہ مالک کا حق منفعت حاصل کرنے میں ہے، لہٰذا جب منفعت میں کمی نہ ہو، تو اسے روکنے کا حق نہیں۔ (ردالمحتار، جلد3، صفحہ 478، مطبوعہ: کوئٹہ)

"النتف فی الفتاوی للسغدی" میں ہے "من لا یجوز لھم ان یصوموا نفلا الا بأذن سبعة نفر۔۔۔السادس الاجیر لا یصوم الا باذن استاذہ اذا اضرہ صومہ" ترجمہ: جن کو بغیر اجازت نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ سات قسم کے افراد ہیں۔۔۔چھٹا اجیر ہے کہ جب اس کا روزہ رکھنا مالک کو ضرر دیتا ہو، تو وہ اجازت کے ساتھ ہی نفلی روزہ رکھ سکتا ہے۔ (النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ 148، 149، مطبوعہ: بیروت)

اسی مسئلہ کو علامہ دہلوی ہندی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں لکھا: "الاجیر الذی یستاجرہ للخدمة لا یصوم تطوعا الا باذن المستاجر اذا کان الصوم یضربہ فی الخدمة، وان کان لا یضر فلہ ان یصوم بغیر اذنہ" ترجمہ: اجیر، جس کو خدمت کے لیے کام پر رکھا ہو، تو وہ مالک کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتا، جبکہ روزہ کی وجہ سے خدمت کے معاملہ میں مالک کو ضرر ہو، اور اگر ضرر نہیں ہوتا، تو وہ بغیر اجازت بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، جلد2، صفحہ 144، دارالکتب العلمیة، بیروت)

بہارشریعت میں ہے "مزدوریا نوکراگر نفل روزہ رکھے تو کام پورا ادا نہ کرسکے گا تو مستاجر یعنی جس کا نوکر ہے یا جس نے مزدوری پر اُسے رکھا ہے، اُس کی اجازت کی ضرورت ہے اور کام پورا کرسکے تو کچھ ضرورت نہیں۔" (بہارشریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1008، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5290

تاریخ اجراء : 02 صفر المظفر 1448ھ/17 جولائی 2026ء